سُورۂ قَارِعَہ

(وضاحت وحاصل ہونے والے مدنی پھول)

02-December-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

2 دسمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

سُورۂ قارِعَہ

(وضاحت وحاصِل ہونے والے مدنی پھول)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...سورۂ قارِعَہ سے متعلق ایمان افروز واقعہ
- ✿...قیامت قائِم ہونے کا ہولناک منظر
- ✿...جہنّم میں اللہ پاک کو پُکارنے والے کا واقعہ
- ✿...جنّت کے طلب گاروں کے لئے پانچ مدنی پھول

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کا نام ہے، لہٰذا جب بھی مَسْجِد میں حاضری ہو، ہر بار یاد کرکے، دِل میں ارادہ رکھ کر عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسلمان جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہے، فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے، کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

وِرْدِ لب ہر دَم درود و سلام ہو | یاشَہِ عرب و عجم! کر دو کرم!

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ضیائے درود و سلام، صفحہ: 2۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے۔ مثلاً نیت کیجئے! ❁ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ❁ عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❁ جتنا حصہ یاد رہا، دوسروں تک پہنچا کر عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۃُ الْقَارِعَہ سے متعلق ایمان افروز واقعہ

خادِمِ مصطفٰے، صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عادَت تھی کہ اگر کوئی صحابی 3 دِن تک بارگاہِ رسالت میں حاضِر نہ ہوتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے متعلق پوچھتے، اگر وہ سَفَر پر ہوتے تو اُن کے لئے دُعا فرماتے، اگر مدینۂ پاک ہی میں ہوتے تو اُن سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے اور اگر وہ صحابی بیمار ہوتے تو ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 3 دِن تک بارگاہِ رسالت میں حاضِر نہ ہوئے، حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اُن کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ شدید بیمار ہیں۔

---

[1] ...بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

یہ خبر سُن کر سردارِ انبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لیا اور اُن کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

سَرِ بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے | حال بگڑا ہے تو بیمار کی بَن آئی ہے

آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھا، وہ واقعی شدید بیمار تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوب صُورت اور پیار بھرے انداز میں تیمار داری فرمائی، حال اَحْوال پوچھا۔ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنا حال عرض کیا اور ساتھ ہی اپنے بیمار ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے، اپنا ایک واقعہ بھی سُنایا۔

(اس واقعے کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے کہ) اُن انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک روز میں مَغْرِب کے وقت مسجد میں حاضِر ہوا، آپ نماز پڑھا رہے تھے، میں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں باجماعت نماز کی سَعَادت حاصِل کی۔ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس روز آپ نے نماز میں **سورۂ قارِعَہ** کی تِلاوت فرمائی، اسے سُن کر مجھ پر **خوفِ خُدا** کا غلبہ ہوا، چنانچہ میں نے دُعا کی: **یااللہ پاک! مجھے دُنیا ہی میں آزمائش میں ڈال دے، مجھے آخرت میں عذاب نہ دینا۔**

انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی بات جارِی رکھتے ہوئے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِس دُعا کے بعد سے ہی میری یہ حالت ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

اپنے پیارے صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بات سُن کر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم نے بُرا کیا...! کیا یہ دُرست نہیں تھا کہ تم اللہ پاک سے دُنیا کی

بھی بھلائی مانگتے، آخرت کی بھی بھلائی مانگتے اور جہنّم سے بچنے کی بھی دُعا کرتے؟

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ ابھی دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا مانگو! صحابیِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فوراً حکم پر عمل کیا، دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا کی۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بھی اُن کے لئے دُعا فرمائی۔

سُبْحٰنَ اللہ! اس دُعا کا ایسا اَثر ظاہِر ہوا کہ راوِی کہتے ہیں: وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے، گویا وہ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے، اب آزاد کر دیئے گئے۔[1]

اجابت کا سہرا، عنایت کا جوڑا | دلہن بن کے نکلی دُعائے محمد
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا | بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد[2]

وضاحت: اِجَابَت یعنی قبولیت۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شعر میں دُعائے مصطفےٰ کی قبولیت کا حال بیان کیا ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ زبان سے نکلی ہوئی دُعا قبولیت کا سہرا سجائے، اللہ پاک کی عنایات کا جوڑا پہنے دُلہن کی طرح نکلتی ہے، جب ناز کے ساتھ آسمان کی طرف بڑھتی ہے تو قبولیت اس دُعا کو جھک کر گلے سے لگا لیتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان افروز واقعہ سے ملنے والے 3 مدنی پھول

(1): نماز تَوَجُّہ سے پڑھئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کیسے خوفِ خُدا والے

---

1 ...مُسْنَدِ اَبُو یعلی، جلد:3، صفحہ:140، حدیث:3429۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:66۔

تھے...!! اور غور فرمائیے! یہ کیسے خشوع و خضوع کے ساتھ، پُوری توجُّہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی پانچوں نمازوں کے پابند بَن جائیں، کاش! توجہ کے ساتھ، خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق مِل جائے۔ اگر ہم سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سے لے کر یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب تک پُوری نماز اور قرآنِ کریم کی چند سُورتیں ترجمے کے ساتھ یاد کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! معنی پر توَجُّہ رکھ کر، سمجھ کر دِل جمعی سے نماز پڑھنے میں مدد ملے گی۔

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی! | بس شوق مجھے نعت و تِلاوت کا خُدا دے
میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں | اللہ! عِبادت میں مرے دِل کو لگا دے [1]

(2): تِلاوتِ قرآن کے متعلق ایک مدنی پھول

اے عاشقانِ رسول! انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے واقعہ سے ہمیں ایک اَور اہم ترین مدنی پھول سیکھنے کو ملا اور وہ ہے: قرآنِ کریم سے اَثر لینا۔ ❁ **ایک ہے:** قرآنِ کریم کو پڑھنا یا سننا ❁ **دوسرا دَرجہ ہے:** قرآنِ کریم کے مَعَانی کو سمجھنا اور ❁ **تیسرا درجہ ہے:** قرآنِ کریم میں جو ارشاد ہوا، اس کا اَثر لینا۔ دیکھئے! ان انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سورۂ قارِعہ سُنی، اس کے مَعَانی کو سمجھا اور **اس سے اَثر بھی لیا**، سورۂ قارِعہ میں چونکہ قیامت کی ہولناکیوں اور حِسَابِ آخرت کا ذِکر ہے، لہٰذا جب انہوں نے یہ سُورت سُنی تو ان پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا، یہ ہے قرآنِ کریم سے اَثر لینا۔

یہ بہت اہم بات ہے۔ اگر ہم اس انداز سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے بَن جائیں، قرآنِ کریم کی تِلاوت بھی کریں، اسے سمجھیں اور اس کا اَثر بھی لیں تو یقین مانیئے! ہماری

---

[1] ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:114۔

زِندگی میں نِکھار آجائے، ہماری زِندگی میں نیکیوں کی بہار آجائے۔ حضرت وُھَیب بِن وَرْد رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے، اسے سمجھنے اور اس میں غور و فکر کرنے سے زیادہ دِلوں کو نرم کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی۔[1]

یعنی دِل کو نَرْم کرنے، دِل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے، دِل سے گُناہوں کا میل صاف کرنے اور دِل میں نیکی کا جذبہ بیدار کرنے میں سب سے زیادہ مُؤثِّر (اثر کرنے والی) جو چیز ہے وہ یہی ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی تِلاوت کریں، اسے سمجھیں، اس میں غور و فِکْر کریں اور اس کا اَثَر بھی قبول کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دے شوقِ تِلاوت، دے ذوقِ عبادت | رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی![2]

الحمدللہ! عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں قرآنِ کریم سیکھنے، سمجھنے کے بہت سارے مواقع فراہَم کئے ہیں۔ مثلاً: ❁ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: تفسیر سننے سنانے کا حلقہ (عُمُوماً یہ حلقہ بعدِ فجر لگایا جاتا ہے، جس میں قرآنِ کریم کی 3 آیات ترجمہ تفسیر کے ساتھ پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں) اس میں شرکت کیجئے! ❁ اسی طرح ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: اسلامی بھائیوں کا مدرسۃ المدینہ (اس میں قرآنِ کریم دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ پڑھنا سکھایا جاتا ہے) اس میں شرکت کیجئے! ❁ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے ترجمہ کَنْزُالْاِیمان، ترجمہ کنزالعرفان، تفسیر خزائن العرفان وغیرہ کتابیں شائع (**Publish**) کی ہیں، انہیں پڑھئے ❁ الحمدللہ! مکتبۃ المدینہ

---

1 ...احیاءُ العلوم مترجم، جلد:1، صفحہ:863۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔

نے تفسیر صراط الجنان بھی شائع (Publish) کی ہے *- صراطُ الجنان اُردو زبان میں ہے *- بہت آسان انداز میں لکھی گئی ہے *- صراطُ الجنان اُردو میں لکھی گئی تفاسیر میں اب تک کی سب سے جدید (Latest) تفسیر ہے *- اس میں قرآنی آیات کی آسان انداز میں وضاحت کے ساتھ ساتھ آیاتِ قرآنی سے ملنے والے سبق آموز مدنی پھول بھی ذِکْر کئے گئے ہیں *- اِصلاحِ عقائد و اعمال کے لئے جگہ جگہ احادیث، شرعی اَحکام، کہیں ان اَحکام کی حکمتیں، بزرگانِ دین کے سبق آموز واقعات وغیرہ بھی آیات کے ضمن میں ذِکْر کئے گئے ہیں۔ آپ خُود بھی صراطُ الجنان سے روزانہ کم از کم 3 آیات ترجمہ تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی نیت کیجئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب بھی دلائیے الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے اَلْقُرْآن مَعَ تَفْسِیْر (Al-Quran with Tafseer) موبائل ایپلی کیشن بھی جارِی کی ہے *- اس ایپلی کیشن میں قرآنِ کریم، ترجمہ اور تفسیر صراط الجنان شامِل ہے *- اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، اس کی مدد سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کیجئے، ترجمہ و تفسیر پڑھئے، قرآنِ کریم کو سمجھئے اور اس پر عَمَل کی بھی کوشش فرمائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں بہار آجائے گی۔

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

(3): دُعا مانگنے کی ایک احتیاط

اے عاشقانِ رسول! یہ انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جن کا ہم نے ایمان افروز واقعہ سُنا، ان پر جب خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا تو انہوں نے دُنیوی آزمائش اور آخرت کی بہتری کی دُعا مانگی۔ یہ شاید خوفِ خُدا کے غلبے کے سبب ہوا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: **کیا یہ دُرست نہیں تھا کہ تم اللہ پاک سے دُنیا کی بھی بھلائی**

مانگتے، آخرت کی بھی بھلائی مانگتے اور جہنّم سے بچنے کی بھی دُعا کرتے؟

اس سے معلوم ہوا کہ کیسی ہی کیفیت ہو، کیسی ہی حالت ہو، ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک سے آزمائش کی دُعا نہ کریں، یہ دُعا نہ کریں کہ یااللہ پاک! مجھے بیمار کر دے، یااللہ پاک! مجھے تنگ دست کر دے بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں دُنیا کی بھی بھلائی مانگیں اور آخرت کی بھی بھلائی ہی مانگا کریں۔ آخر ہم اللہ پاک سے مانگ رہے ہیں، اللہ پاک رحمٰن ورحیم ہے، اللہ پاک جَوّاد و کریم ہے، اللہ پاک کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، اللہ پاک اپنے بندوں کو بے حساب نوازتا ہے، لہٰذا ہم دُعا میں کنجوسی کیوں کریں؟ جب ہم تمام جہانوں کے رَبّ سے مانگ رہے ہیں تو کھل کر مانگیں، دُنیا کی بھی بہتریاں مانگیں، آخرت کی بھی بھلائیاں مانگیں، سب کچھ مانگیں۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ایمان والوں کا یہ وَصف بیان فرمایا کہ اَہْلِ ایمان جب دُعا کرتے ہیں تو یُوں کہتے ہیں:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:201)	ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اللہ پاک ہمیں دُرُست انداز سے، آداب کا خیال رکھتے ہوئے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بکثرت دُعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سَر ہے خم ہاتھ میرا اُٹھا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
فضل کی رحم کی التجا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں
کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے
یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

آہ! رنج و اَلَم نے ہے مارا	یاالٰہی! مجھے دے سہارا
ایک غمگین دِل کی صدا ہے	یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے (1)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۃُالْقَارِعَہ کی وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ❁سُورۂ قارِعہ یعنی جس مبارک سُورت کی تِلاوت انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے زبانِ مصطفےٰ سے سُنی اور اُن پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا، یہ قرآنِ کریم کی مختصر سُورتوں میں سے ہے❁30 وِیں سپارے میں ہے❁اس میں ایک رکوع اور 11 آیات ہیں❁اس سورت میں قیامت کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے(2)❁بنیادی مضامین کے اعتبار سے سُورۂ قارعہ کے 3 حِصّے ہیں: ❁..**پہلے حِصّے** میں قیامت کی دِہشت اور ہولناکی کا بیان ہوا❁..پھر جب قیامت آئے گی، اُس وقت دُنیا کی کیا حالت ہو جائے گی، **دوسرے حصّے** میں اس کا مختصر بیان ہوا❁..اور **تیسرے حِصّے** میں قیامت کے اختتام کا بیان ہے کہ قیامت کے امتحان کے بعد کون کس حال میں ہو گا۔ آیئے! سُورۂ قارعہ کی وَضاحت اور اس سے حاصِل ہونے والے چند مدنی پھول سننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

سورۂ قارِعَہ، آیت: 1 تا 3 کی وَضَاحت

پارہ:30، سورۂ قارِعَہ کی ابتدائی 3 آیات میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾	ترجمہ کنزالایمان: دِل دہلانے والی، کیا وہ دَہلانے والی اور تُونے کیا جانا کیا ہے دَہلانے والی؟

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:134-137۔

2... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۃ القارِعہ، جلد:10، صفحہ:801۔

اَلْقَارِعَةُ: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ یہ لفظ "قَرْعٌ" سے بنا ہے۔ ایک چیز کو دوسری چیز پر اس زور سے مارا جائے کہ اس سے گرج دار آواز پیدا ہو، اسے عربی میں قَرْعٌ کہتے ہیں۔[1] یہ آواز جتنی زور دار ہو، اتنی ہی دِل دہلانے والی ہوتی ہے اور اگر آدمی غفلت میں ہو یا اپنے دھیان میں بیٹھا ہو تو اچانک ایسی گرج دار آواز سے دِل زیادہ دَہَل جاتا ہے۔ مثلاً ❁ آدمی اپنے دھیان میں بیٹھا کام میں مَصْرُوف ہو، کوئی شخص اس کے پاس اچانک بلند آواز سے بولے بلکہ کسی کو زور دار چھینک ہی آجائے تو بعض دفعہ آدمی چُونک پڑتا ہے اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے ❁ بندہ سویا ہو، اس کے قریب کوئی شور کرے تو بندہ اچانک خوف زَدہ ہو کر اُٹھ جاتا ہے ❁ بعض دفعہ گاڑیوں کے ہارن کی کان پھاڑ آواز سے دِل دَہَل جاتا ہے، کانوں میں شاں شاں ہونے لگتی ہے۔ اب ذرا اِن مثالوں کو ذہن میں رکھ کر اُس وقت کا تصور باندھئے! جب سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مَصْرُوف ہوں گے، کوئی گھر میں ہو گا، کوئی بازار میں ہو گا، تاجِر کاروبار میں مَصْرُوف ہوں گے، کسان کھیتوں میں کام کر رہے ہوں گے، کوئی کھانا کھا رہا ہو گا، خواتین اپنے گھر کے کام کاج میں مَصْرُوف ہوں گی، کوئی اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہو گا، اس وقت اچانک زور دار زلزلہ برپا ہو گا، پُوری زمین ہِل جائے گی، آسمان پھٹ جائیں گے، ستارے بارِش کی طرح زمین پر جَھڑ جائیں گے، بلند و بالا پہاڑ ٹوٹ پھُوٹ جائیں گے، بڑے بڑے سَیّارے آپس میں ٹکرا کر رَیزہ رَیزہ ہو جائیں گے، تَصَوُّر کیجئے! اس وقت کیسی ہولناک کڑک پیدا ہو گی! کتنا خوفناک دھماکا ہو گا..! اس وقت دِل کیسے دَہَل جائیں گے! کیسی بدحواسی طارِی ہو گی...!! اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴿۱﴾ یَوْمَ	ترجمہ: بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے،

---

1 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:30، القارعۃ، زیرِ آیت:1، جلد:15، جزء:30، صفحہ:621۔

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى (پارہ:17، سورۂ حج:1-2)	جس دِن تم اسے دیکھو گے (توحالت یہ ہوگی کہ) ہر دُودھ پلانے والی اپنے دُودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تُو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے: قارِعَہ...! یہ ہے: کڑک! یہ ہے وہ دِل دَہلا دینے والی۔ جس سے دِل دَہَل جائیں گے، کلیجہ مُنہ کو آئے گا، بدحواسی طارِی ہو گی، یہاں تک کہ مائیں اپنے دُودھ پیتے بچوں کو بُھول جائیں گی۔ یہ وہ زلزلہ ہے کہ ایسا زلزلہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا، یہ وہ کڑک ہے کہ ایسی کڑک کبھی کسی نے نہ سُنی، یہ وہ خوفناک تباہی ہے کہ ایسی تباہی کا پُوری طرح تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ (پارہ30، سورۃ القارعۃ:3)	ترجمہ: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

سورۂ قارِعَہ، آیت: 4 اور 5 کی وَضاحت

سورۂ قارِعَہ کی آیت:4 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴	ترجمہ: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

چھوٹے چھوٹے اُڑنے والے کیڑے جو عموماً برسات کے موسم میں نکلتے ہیں اور روشنی مثلاً بلب وغیرہ کے اِرد گِرد جمع ہو جاتے ہیں یعنی پتنگے یا پروانے، انہیں عربی میں فَرَاش کہا جاتا ہے۔ آیتِ کریمہ کا معنی یہ ہے کہ جس طرح پروانے شمع پر یا بلب وغیرہ پر گرتے وقت

بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، ان کی کوئی سَمت نہیں ہوتی، کوئی کسی طرف جارہا ہوتا ہے، کوئی کسی طرف جارہا ہوتا ہے، قیامت کے دِن لوگوں کا یہی حال ہو گا، جب قبروں سے اُٹھایا جائے گا، تو لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے، بدحواسی میں کوئی کسی طرف رُخ کر رہا ہو گا، کوئی کسی طرف رُخ کر رہا ہو گا۔[1]

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ (پارہ 30، سورۃ القارعۃ: 5)	ترجمہ: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

یعنی دِل دہلا دینے والی قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے بلند و بالا، مضبوط پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اس طرح اُڑتے ہوں گے، جیسے اُون (**Wool**) کو دُھنتے وقت اس کے اَجزاءہَوا میں اُڑتے ہیں۔ آہ! یہ مضبوط پہاڑوں کا حال ہے تو اندازہ کیجئے! انسان جو ویسے ہی بہت کمزور دِل ہے، اس ہولناکی اور دہشت کے وقت انسانوں کا کیا حال ہو گا...![2]

اَللہُ اَکْبَر! یہ ہے: قارِعَہ، یہ ہے: دِل دہلا دینے والی، یہ ہے وہ خوفناک وقت جب پہاڑ بھی اپنی جگہ قائِم نہ رہ سکیں گے۔

قیامت قائِم ہونے کا ہولناک منظر

صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ ایک روز محفلِ نُور سجی ہوئی تھی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی حاضِر تھے، غیب جاننے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک نے زمین و آسمان بنانے کے بعد صُور کو بنایا اور حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 30، سورۃ القارِعہ، جلد: 10، صفحہ: 803۔
2... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 30، سورۃ القارِعہ، جلد: 10، صفحہ: 804۔

فرمادیا، اب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُوْر کو اپنے منہ میں لئے ہوئے، عرشِ اِلٰہی کی طرف دیکھ رہے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ صُوْر پھونکنے کا حکم کب دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ صُوْر کیا ہے؟ فرمایا: ایک (نُورانی) سینگ ہے۔ میں نے عرض کیا: کتنا بڑا ہے؟ فرمایا: بہت بڑا ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! صُوْر کا دائرہ زمین و آسمان کی چوڑائی جیسا ہے۔ پھر فرمایا: اللہ پاک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اس صُور میں 3 مرتبہ پھونکنے کا حکم فرمائے گا:

(1): نفخۂ فَزَع (یعنی گھبراہٹ کی پھونک) (2): نفخۂ صَعْق (یعنی موت کی پھونک)

(3): نَفْخَۂ قِیَام (یعنی موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے کی پھونک)

پہلی بار صُور پھونکنے کا بیان

پھر سرکارِ عالی وقار مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان تین نفخوں (یعنی صُور میں پھونکے جانے) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پہلی بار صُور پھونکنے کا حکم دیتے ہوئے فرمائے گا: اُنْفُخْ نَفْخَةَ الْفَزَعِ یعنی گھبراہٹ کی پھونک مارو! حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے، اس کی ہولناک آواز سُن کر زمین و آسمان والے گھبرا اُٹھیں گے، ہاں! جسے اللہ پاک چاہے گا محفوظ رکھے گا، اللہ پاک کے حکم سے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکنے کی اس آواز کو لمبا کریں گے (یعنی کافِی دیر تک صُور پھونکنا جاری رکھیں گے)۔ اس کی ہولناکی کے سبب پہاڑ ایسے چلنے لگیں گے جیسے بادَل چلتے ہیں، یہاں تک کہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، زمین پر شدید زلزلہ طارِی ہو جائے گا، جیسا کہ

اللہ پاک فرماتا ہے:

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ (پارہ30، سورۃ النازعات:6-8)	ترجمہ: جس دن تھر تھرانے والی تھر تھرائے گی، اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی، دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔

سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: اس وقت زمین سمندر میں پھنسی ہوئی اُس کشتی کی طرح ہوگی جسے سمندری لہروں کے تھپیڑے لگتے ہیں تو کشتی کے سُوار اَوندھے گرتے ہیں، اس وقت دُودھ پلانے والیاں دُودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے، بچے دہشت کے سبب بوڑھے ہو جائیں گے، شیطان زمین کے کناروں کی طرف بھاگیں گے مگر فرشتے اُنہیں مار مار کر واپس دھکیل دیں گے، اس وقت عجیب کہرام ہوگا، لوگ ادھر اُدھر بھاگ رہے ہوں گے، ایک دُوسرے کو پُکار رہے ہوں گے، ابھی لوگ اسی حال پر ہوں گے کہ زمین پھٹ جائے گی، اب لوگوں پر ایسا خوف اور ایسی دہشت طاری ہوگی کہ اس کی کیفیت اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے، پھر اس کے ساتھ ہی آسمان گلی ہوئی چاندی کی طرح ہو کر پھٹ جائے گا، سُورج اور چاند بے نُور ہو جائیں گے اور آسمان کو اس کی جگہ سے کھینچ لیا جائے گا۔

دُوسری بار صُور پھونکنے کا بیان

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: جب تک اللہ پاک چاہے گا لوگ اسی آفت و بلا میں مبتلا رہیں گے، پھر اللہ پاک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو نفخہِ صَعْق (یعنی صُور میں موت کی پھونک مارنے) کا حکم فرمائے گا۔ اس بار صُور پھونکنے سے آسمان والوں اور زمین والوں پر موت طاری ہو جائے گی، ہاں! جسے اللہ پاک چاہے گا (اسے

اس وقت موت نہ آئے گی)۔ اب حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام رَبِّ جبار و قہار کی بارگاہ میں عرض کریں گے: یارَبّ! آسمان والے اور زمین والے سب موت کے گھاٹ اُتر چکے مگر جسے تُو نے زِندہ رکھا۔ اللہ پاک ان زِندہ رہنے والوں کو خوب جانتا ہے مگر فرمائے گا: کون کون باقِی ہے؟ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: یارَبّ! تُو زِندہ ہے، تجھے کبھی موت نہ آئے گی۔ تیرے سِوا عرش اُٹھانے والے فرشتے زندہ ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام زِندہ ہیں اور میں بھی زِندہ ہوں۔ اب حضرت جبرائیل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام پر موت طارِی کی جائے گی، یہ بھی موت کا ذائقہ چکھیں گے، پھر مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے مالِک! جبرائیل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام بھی موت کا ذائقہ چکھ چکے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اب کون بچا ہے؟ عرض کریں گے: مالِک! تُو زِندہ ہے، تجھے کبھی موت نہ آئے گی، تیرے سِوا عرش اُٹھانے والے فرشتے زِندہ ہیں اور میں بھی زِندہ ہوں۔ اب پہلے عرش اُٹھانے والے فرشتوں پر، پھر حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام پر موت طارِی کی جائے گی۔ اب صِرف اللہ واحِد وقہّار باقِی ہو گا، وہ بے نیاز ہے، نہ اُس کا کوئی باپ، نہ اُس کا کوئی بیٹا، وہی اَوّل ہے، وہی آخر ہے۔ اب اللہ پاک فرمائے گا:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ (پارہ24، سورۂ مومن:16)	ترجمہ: آج کس کی بادشاہی ہے؟

اس وقت کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا، اللہ پاک خُود ہی فرمائے گا:

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ (پارہ24، سورۂ مومن:16)	ترجمہ: ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے۔

پھر زمین و آسمان کو یُوں لپیٹ لیا جائے گا جیسے کاغذ لپیٹتے ہیں، پھر اس زمین کی جگہ کوئی اَور زمین بچھا دی جائے گی، آسمان کی جگہ اَور آسمان بنا دیا جائے گا۔ اب اللہ پاک تین مرتبہ فرمائے گا: میں ہوں جبّار۔ جسے میرا شریک ہونے کا دعویٰ ہے، سامنے آئے۔ اُس

وقت کوئی بھی سَر اُٹھانے والا نہ ہو گا۔ اب مخلوق کو اس نئی زمین پر ڈال دیا جائے گا، جو پہلے قبروں میں تھے، اب نئی زمین کی قبروں میں ہوں گے، جو پہلے زمین کی سطح پر مَرے پڑے تھے، اب نئی زمین کی سطح پر مَرے پڑے ہوں گے۔

تیسری بار صُور پھونکنے کا بیان

پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پُرسوز بیان جارِی رکھتے ہوئے مزید فرمایا: اللہ پاک فرمائے گا: عرش اُٹھانے والے فرشتے زِندہ ہو جائیں۔ پَس وہ زِندہ ہو جائیں گے۔ پھر حکم ہو گا: جبرائیل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام زِندہ ہو جائیں۔ یہ بھی زِندہ ہو جائیں گے۔ اب اللہ پاک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمائے گا: اُنْفُخْ نَفخَةَ الْبَعْثِ مرنے کے بعد اُٹھائے جانے کے لئے صُور پھونکو...! حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام تیسری بار صور پھونکیں گے، اس سے تمام رُوحیں نکل آئیں گی، اللہ پاک فرمائے گا: میری عِزّت و جلال کی قسم! تمام رُوحیں اپنے اپنے جسموں میں چلی جائیں۔ چنانچہ تمام رُوحیں اپنے اپنے جسموں میں چلی جائیں گی، اب زمین کھلے گی اور تم سب اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاؤ گے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

مُّهْطِعِیْنَ اِلَى الدَّاعِؕ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ (پارہ27، سورۃ القمر:8)	ترجمہ: اس بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے کافر کہیں گے: یہ بڑا سخت دن ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے قارِعہ، یہ ہے دِل دِہلا دینے والی، یہ ہے وہ قیامت جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اب سُورۃُ قارِعَہ کی آیات سنیئے! اللہ فرماتا ہے:

---

1 ...مُسْنَدِ اِسْحاق بن راہویہ، مُسْنَدُ اَبی ہریرہ، جلد:1، صفحہ:261، حدیث:10، ملتقطاً۔

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ (پارہ30، سورۂ قارعہ:1-3)	ترجمہ: وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

سورۂ قارِعَہ، آیت: 6 اور 7 کی وَضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قیامت ہے، یہ 50 ہزار سال کا دِن ہے، آہ! میدانِ محشر کی گرمی...!!لوگ پسینے سے شرابُور ہوں گے، اتنا پسینہ نکلے گا کہ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا،(1) پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک ہو گا، کسی کی کمر تک، کسی کے سینے تک، کسی کے گلے تک اور کافِر کے تو منہ تک پسینہ چڑھ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی میں پیاس کی شِدَّت کا جو عالَم ہو گا، وہ بیان سے باہَر ہے، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے۔ تقریباً 25 ہزار سال تک لوگ اسی حال میں رہیں گے اور انتظار میں ہوں گے کہ حِسَاب کب شروع ہوتا ہے، آخر شافِعِ محشر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے حِسَاب شروع کیا جائے گا۔(2) سورۂ قارِعَہ کی آیت: 6 تا 11 میں اِسی حِسَاب کا ذِکر ہے، چنانچہ آیت: 6 اور 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾ (پارہ30، سورۃ القارعۃ:6-7)	ترجمہ: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔

یعنی جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی، میزانِ عمل پر جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا،

---

1 ...بخاری، کتاب: الرقاق، صفحہ: 1603، حدیث: 6532۔

2 ...مسند احمد، مسند الشامیین، جلد: 7، صفحہ: 216، حدیث: 17902۔

اُسے جنّت عطا کی جائے گی اور وہ پسندیدہ زِندگی میں ہو گا۔

جنّت کی پسندیدہ زِندگی

بہارِ شریعت میں ہے: ❁ جنّت ایک مقام ہے جو اللہ پاک نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے ❁ جنّت میں وہ نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کانوں نے سُنا، نہ کسی کے دِل میں ان کا خیال گزرا ❁ جنّت میں ہیرے جواہرات سے بنے ہوئے محلات ہیں ❁ جنّت کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں سے اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ❁ جنّت میں چار دریا ہیں: **ایک** پانی کا، **دوسرا** دودھ کا، **تیسرا** شہد کا اور **چوتھا** شراب کا، ان دریاؤں میں سے نہریں نکل کر ہر محل کے نیچے سے گزرتی ہیں ❁ جنّتی شراب دُنیا کی شراب جیسی نہیں ہے، وہ پاک شراب ہے، نہ اس میں کڑواہٹ ہے، نہ نشہ ہے ❁ اَہلِ جنّت کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے ❁ جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہو گا ❁ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو گی تو جنّتی ان کو خواہش ہو گی، ٹھیک اندازے سے پانی، دودھ، شراب اور شہد کے کُوزے خود ان کے ہاتھ میں آجائیں گے ❁ جنّت میں نہ نجاست ہے، نہ گندگی، نہ تھوک، نہ رینٹھ نہ بدن کی میل ❁ جنت میں ہر شخص کے سرہانے کم سے کم 10 ہزار خادِم ہوں گے ❁ ان میں ہر خادِم کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا، دوسرے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہو گا، ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمتیں ہوں گی ❁ جَنّتی شخص جنّتی نعمتیں کھاتا جائے گا، لذّت بڑھتی ہی جائے گی ❁ ہر نوالے میں 70 ذائقے ہوں گے ❁ ہر ذائقہ پہلے سے جُدا ہو گا ❁ اَہلِ جنّت کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہو گی اور یہ ہمیشہ

ہمیشہ جنّت ہی میں رہیں گے۔[1]

روایت میں ہے: جب جنّتی جنّت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ پاک فرشتوں کو فرمائے گا: میرے پیارے بندوں کو کھلاؤ...! انہیں لذیذ کھانے پیش کئے جائیں گے، انہیں ہر لقمے پر علیحدہ لذّت ملے گی، جب یہ کھانے سے فارِغ ہو جائیں گے تو فرشتوں کو حکم ہو گا: میرے بندوں کو پلاؤ...! اب اَہلِ جنّت کو بہترین شربت پیش کئے جائیں گے، انہیں ہر گھونٹ پر علیحدہ لذّت آئے گی۔ جب اَہْلِ جنّت پینے سے فارِغ ہوں گے تو اللہ پاک فرمائے گا: اے میرے بندو! میں تمہارا رَبّ ہوں، میں نے تم سے کیا ہوا وَعْدہ پُورا کر دیا، اب مجھ سے مانگو! میں تمہیں عطا کروں گا۔ جنّتی عرض کریں گے: اے ہمارے پیارے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا مانگتے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: بے شک میں تم سے راضِی ہوا، آج تمہارے لئے بڑا اِنْعام ہے، ایسی عِزّت جو ان تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے پس اللہ پاک اَہْلِ جنّت کو اپنا دیدار عطا فرمائے گا۔[2] پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اَہْلِ جنّت کو اللہ پاک کا دِیدار باقِی تمام نعمتوں سے زیادہ عزیز ہو گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے جنّت کی پسندیدہ زِندگی اور یہ کسے ملے گی؟ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ اللہ نہ کرے! جس کا گُناہوں کا پلڑا بھاری ہوا، جس کی نیکیاں کم ہوئیں، اس کا کیا حال ہو گا...؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ	ترجمہ: اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔

1 ...بہارِ شریعت، حصہ: 1، جلد: 1، صفحہ: 152-157 ملتقطاً۔
2 ...تنبیہ الغافلین، صفحہ: 38۔
3 ...تنبیہ الغافلین، صفحہ: 37۔

وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَاهِيَهۡ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ (پارہ30،سورۃ القارعۃ:8-11)	تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

معلوم ہوا جو دُنیا میں باطِل کا پیروکار رَہا ہو گا، جو گنہگار رَہا ہو گا، جس کے گُناہ زیادہ ہوں گے، نیکیاں کم ہوں گی، اگر اللہ پاک کی رَحْمت نہ ہوئی تو ایسا شخص روزِ قیامت جہنّم کا اِیندھن بنے گا۔

خُدائے قہار ہے غضب پر، کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیعِ محشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کا دِن ہے، آج اللہ پاک کے کمال غضب کا اِظْہار ہے، مجھ گنہگار کا اَعْمال نامہ کھول دیا گیا ہے، اے شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آکر بچا لیجئے! آپ کا غُلام عذاب میں گرفتار ہونے ہی والا ہے۔

جہنّم کی خوفناک آگ کا بیان

❁ جہنّم اللہ پاک کے قہر و غضب کا مقام ہے ❁ جہنّم کی آگ نہایت گرم ہے، حدیثِ پاک میں ہے: یہ دُنیا کی آگ جہنّم کی آگ کے 70 اَجْزاء میں سے ایک جُز ہے، اگر اس دُنیوی آگ کو پانی سے دو مرتبہ ٹھنڈا نہ کر دیا گیا ہوتا تو تُم اس سے فائِدہ نہ اُٹھا سکتے ❁ دُنیا کی آگ اللہ پاک سے دُعا کرتی ہے کہ اے اللہ پاک! مجھے جہنّم کی آگ میں دوبارہ نہ لوٹانا ❁ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں قسم اُٹھا کر کہا: اگر جہنّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اُس کی گرمی کے سبب مر جائیں ❁ روایات کے مطابق جہنّم کی آگ ہزار سال تک دھونکائی گئی، یہاں

تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ کالی سیاہ ہو گئی، اب وہ نِری کالی سیاہ ہے، جس میں روشنی کا نام بھی نہیں ہے۔[1]

ہائے حُسنِ عَمَل نہیں پلّے | حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو | خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
میرا نازُک بدن جہنّم سے | از طفیلِ رضا بچا یارَبّ![2]

جہنّم میں اللہ پاک کو پُکارنے والے کا واقعہ

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک بار ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کوئی ایسا مؤمن بھی ہے جو جہنّم میں باقِی رہ جائے گا؟ غیب جاننے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! ایک شخص جو جہنّم کے گہرے گڑھے میں ہو گا اور اُونچی آواز سے یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پُکار رہا ہو گا، اس کی آواز بُلند ہو گی، یہاں تک کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سُنیں گے تو تعجب سے کہیں گے: اَلْعَجَب! اَلْعَجَب! یعنی عجیب بات ہے، عجیب بات ہے! پھر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرشِ اِلٰہی کے سامنے حاضِر ہوں گے، سَر سجدے میں رکھ دیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَاجِبْرائِیل! اے جبرائیل! اپنا سَر اُٹھاؤ! حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سَر اُٹھائیں گے، اللہ پاک فرمائے گا: اے جبرائیل! تم نے کیا عجیب چیز دیکھی؟ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: یا اللہ پاک! میں نے ایک آواز سُنی، کوئی شخص جہنّم کے

---

1 ...بہارِ شریعت، حصہ: 1، جلد: 1، صفحہ: 163-165 ملتقطاً۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 80۔

گہرے گڑھے میں ہے اور یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہہ کر پُکار رہا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے جبرائیل! مالِک (یعنی داروغۂ جہنّم) کے پاس جاؤ! انہیں کہو: وہ بندہ جو یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پُکار رہا ہے، اسے جہنّم سے نکال لاؤ...!

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنّم کے دروازے پر تشریف لے جائیں گے، دستک دیں گے، حضرت مالِک عَلَیْہِ السَّلَام باہَر آئیں گے، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام انہیں اللہ پاک کا حکم سُنائیں گے، حکم سُن کر حضرت مالِک عَلَیْہِ السَّلَام جہنّم کے اندر چلے جائیں گے۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جیسے ماں اپنے بچوں کو پہچانتی ہے، حضرت مالِک عَلَیْہِ السَّلَام ایسے ہی جہنّم کو پہچانتے ہیں، اس کے باوُجُود آپ اُس یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پکارنے والے شخص کو تلاش نہیں کر پائیں گے۔ باہر تشریف لائیں گے، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کریں گے: اے جبرائیل! جہنّم نے گہرا سانس لیا ہے، اس لئے کون سی چیز پتھر ہے، کون سی چیز لوہا ہے اور کون انسان ہے، اس کی پہچان نہیں ہو رہی۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ عرشِ اِلٰہی کے سامنے حاضِر ہوں گے، سَر سجدے میں رکھ دیں گے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! سَر اُٹھاؤ...! تم یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پُکارنے والے کو کیوں نہیں لائے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: مولیٰ! دَارُوْغۂ جہنّم حضرت مالِک عَلَیْہِ السَّلَام نے مَعْذرت کر لی ہے، وہ کہتے ہیں: جہنّم نے سانس لیا ہے، اس کی وجہ سے پتھر، لوہے اور انسانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں بچا ہے، کسی چیز کی پہچان نہیں ہو پا رہی۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے جبرائیل! مالِک سے کہو! میرا بندہ جہنّم کے فُلاں گڑھے میں، فُلاں کونے میں، اس اس طرح پڑا ہے۔

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جہنّم کے دروازے پر جائیں گے، حضرت مالِک عَلَیْہِ

السَّلَام کو یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پُکارنے والے کا پتہ بتائیں گے، حضرت مالِک عَلَیۡہِ السَّلَام جہنّم کے اندر جائیں گے تو دیکھیں گے کہ ایک شخص ہے، اُس کے پاؤں اس کی پیشانی کے ساتھ اور ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور جہنّم کے سانپ، بچھو اس کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ حضرت مالِک عَلَیۡہِ السَّلَام اُس کی زنجیریں توڑ دیں گے اور جہنّم سے نکال کر حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام کے حوالے کر دیں گے۔ حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام اسے لے کر عرشِ اِلٰہی کے سامنے حاضِر ہوں گے اور سَر سجدے میں رکھ دیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے جبرائیل! سَر اُٹھاؤ۔ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام سَر اُٹھائیں گے۔ اب اللہ پاک اُس بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا میں نے تیری بہترین تخلیق نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے تھے؟ کیا اُن رسولوں نے تمہیں میری کتاب نہیں سُنائی تھی؟ کیا میرے رسولوں نے تجھے نیکی کا حکم نہیں دیا تھا، تجھے بُرائی سے منع نہیں کیا تھا؟ وہ بندہ ان تمام باتوں کا اقرار کرے گا (یعنی کہے گا: ہاں! یااللہ پاک! تُونے میری بہت اعلیٰ تخلیق فرمائی، تیرے رسول بھی تشریف لائے، انہوں نے تیرے احکام بھی سُنائے)۔ اللہ پاک فرمائے گا: پھر تُونے فُلاں فُلاں گُناہ کیوں کئے؟ بندہ عرض کرے گا: یااللہ پاک! میں نے اپنی جان پر ظُلم کیا، جس کی سزا میں مجھے جہنّم میں ڈال دیا گیا، اس کے باوُجُود میری اُمّید نہ ٹوٹی، مجھے تیری رحمت سے اُمّید تھی، اسی لئے میں یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ پُکارتا رہا، مولیٰ! تُونے اپنے فضل سے مجھے جہنّم سے نِکالا ہے، یااللہ پاک! اب مجھ پر رحم فرما۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ...! میں نے اس بندے پر رحم کیا اور اسے معاف کر دیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے وہ جہنّم جو ایک سانس لے تو پتھر، لوہے اور انسان کے

---

1 ...شرح مسند ابی حنیفہ، صفحہ: 20-24۔

درمیان فرق نہیں رہتا، یہاں تک کہ حضرت مالِک عَلَیْہِ السَّلَام جو اَہْلِ جہنّم کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے ماں اپنے بچوں کو پہچانتی ہے، یہ بھی پتھر، لوہے اور انسان کے درمیان فرق نہیں کرپاتے۔ یہ وہ جہنّم ہے، اس میں وہ جائیں گے جن کے گُناہوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔

گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ابھی زِندہ ہیں، ہماری سانس چل رہی ہے، کل بروزِ قیامت ہمارے اِس دُنیا ہی میں کئے ہوئے اعمال تولے جائیں گے ❁ اگر ہم نے دُنیا میں خوب نیکیاں کمائی ہوں گی ❁ خوب نمازیں پڑھی ہوں گی ❁ روزے رکھے ہوں گے ❁ صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیا ہو گا ❁ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں پیش پیش رہے ہوں گے ❁ والِدین کی خدمت کی ہو گی ❁ گُناہوں سے بچتے رہے ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت سے، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے کل روزِ قیامت ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم جنّت کے حق دار قرار پائیں گے اور ❁ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے اگر دُنیا میں گُناہ کئے ہوں گے ❁ جان بوجھ کر نمازیں قضا کی ہوں گی ❁ جان بوجھ کر روزے قضا کئے ہوں گے ❁ فرض ہونے کے باوُجُود زکوٰۃ ادا نہ کی ہو گی ❁ سودی لَین دَین جاری رکھا ہو گا ❁ والدین کا دِل دُکھایا ہو گا ❁ مسلمانوں کو تکلیفیں دی ہوں گی ❁ فلموں، ڈراموں وغیرہ میں وقت برباد کیا ہو گا ❁ آہ...! ہمارے گُناہوں کے سبب کل بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محرومی ہو گئی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعت نصیب نہ ہوئی تو سخت تشویش کا سامنا ہو گا، ہمارے گُناہوں کا پلڑا وزنی ہو گیا، نیکیاں کم پڑ گئیں تو آہ...! ہم جہنّم

کے حق دار قرار پائیں گے۔

مجھے بخش دے بے سبب یااِلٰہی! | نہ کرنا کبھی بھی غضب یااِلٰہی!
گُنَاہوں نے ہائے کہیں کا نہ چھوڑا | میں کب تک پھروں خوار اب یااِلٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے | ہو مجھ ناتواں پر کرم یااِلٰہی!
خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا | پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یااِلٰہی!
گُنَاہوں سے بھرپُور نامہ ہے میرا | مجھے بخش دے کر کرم یااِلٰہی![1]

اے عاشقانِ رسول! مرنے کے بعد والی ہمیشہ کی زِندگی میں راحت و آرام پانے کے لئے، جنّت میں جانے کے لئے ہمیں اسی دُنیا میں نیک اعمال کرنے ہوں گے، گُنَاہوں سے بچنا ہو گا۔ لِہٰذا جہنّم کے عذابات کا تَصَوُّر باندھئے! خوفِ خُدا سے لرز اُٹھئے اور جنّت میں جانے کی حِرْص میں آج ہی سے پکی سچی توبہ کرکے نیکیاں کمانے میں مَصْرُوف ہو جائیے۔

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے | کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

جنّت کے طلبگاروں کے لئے پانچ مدنی پھول

فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص جنّت کا طلب گار ہے، اس پر لازِم ہے کہ 5 کاموں پر ہمیشگی اختیار کرے:

(1): خود کو تمام گُنَاہوں سے ہر دَم بچا کر رکھے (کہ گُنَاہ اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہیں اور اللہ پاک کی ناراضی جنّت سے محروم اور جہنّم کا حق دار بنانے والی ہے) **(2):** تھوڑی دُنیا پر راضِی رہے کہ ایک روایت میں ہے: دُنیا کو چھوڑ دینا جنّت کی قیمت ہے **(3):** نیکیوں کا حریص بن جائے۔ ہر

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 107، 110۔

طرح کی نیکی کرنے کی کوشش میں رہے(یعنی کسی نیکی کو کم نہ سمجھے)ہو سکتا ہے کہ یہی نیکی مغفرت کا سبب بن جائے (4): نیک لوگوں سے محبت رکھے، اُن کے پاس بیٹھے، اُن سے دوستی لگائے اور ان کی صحبت میں رہا کرے کیونکہ جب نیک لوگوں کی بخشش ہو گی تو یہ اپنے پاس اُٹھنے بیٹھنے والوں کی شَفاعت کریں گے اور انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جائیں گے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ روزِ قیامت تُو اسی کے ساتھ ہو گا، جس سے دُنیا میں محبت کرتا ہے[2] (5): جہنّم سے بچنے اور جنّت میں جانے کی بکثرت دُعائیں کرے۔ حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: جو اللہ پاک سے 3 مرتبہ جنّت کا سُوال کرے تو جنّت خود اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے: یااللہ پاک! اس (دُعا کرنے والے) کو جنّت میں داخِلہ نصیب فرما اور جو بندہ 3 مرتبہ جہنّم سے بچنے کی دُعا کرے تو جہنّم خود اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: یااللہ پاک! اس بندے کو جہنّم سے محفوظ فرما۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مَسْجِد دَرْس

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس فتنوں بھرے دَور میں نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور بالخصوص نیک صحبت اِختیار کرنے کے حوالے سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول بہت بڑی نعمت ہے، آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور خوب نیکیاں کر کے جنّت میں جانے کا سامان کیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دِینی

---

1 ...تنبیہ الغافلین، صفحہ:40-41۔
2 ...مسلم، کتابُ البِرِّ والصِّلہ، صفحہ:1017، حدیث:2639۔
3 ...ترمذی، کتاب: صفۃ الجنۃ، صفحہ:605، حدیث:2572۔

کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! خود نیک بننے اور دوسروں کو نیک بنانے کا بہترین موقع ملے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: مسجد دَرْس (یعنی مسجد میں فیضانِ سُنّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دیگر کتابوں اور رسائل سے درس دینا) آپ بھی اپنے محلے کی مسجد میں تنظیمی طریقۂ کار کے مطابق امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کتب و رسائل سے دَرْس دینے کی عادت بنائیے اور کوشش کرکے موقع کی مناسبت سے دَرْس دیجئے! مثلاً ربیع الثانی تشریف لا رہا ہے تو اس مہینے میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل **مُنّے کی لاش، جنات کا بادشاہ، سانپ نُما جِنّ** ان سے دَرْس دیجئے!

اگر آپ دَرْس دے نہیں سکتے تو مسجد دَرْس میں شرکت ہی کرنے کی عادَت بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین سیکھنے، نیکیاں کرنے ، گُناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت مل گئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے گُناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے کا تو بے حد شوقین تھا۔ میرے سَنْوَرنے کے اسباب یُوں بنے کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مسجد دَرْس دیا کرتے تھے، ایک روز میں بھی دَرْس میں شریک ہو گیا، دَرْس سُنا تو مجھے اچھا لگا، عِلْم کی بہت سی باتیں سیکھنے کو ملیں اور فِکْرِ آخرت پر مبنی باتیں سُن کر دِل کی کیفیت ہی بدل گئی، چنانچہ میں روزانہ مسجد درس میں شریک ہونے لگا، یُوں آہستہ آہستہ دعوتِ اسلامی سے

وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی، اسی دوران ایک بار مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، تِلاوت، نعت اور سُنّتوں بھرے بیان نے میرے دِل و دماغ پر بہت اَثر کیا، پھر اجتماع کے آخر میں مانگی جانے والی رِقَّت انگیز دُعا نے تو دِل میں انقلاب برپا کر دیا، میں خوفِ خُدا سے کانپ اُٹھا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں رَو رَو کر توبہ کی اور آیندہ سُنّتوں بھری زِندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (1)

ہے تجھ سے دُعا رَبِّ اکبر! ہو مقبول فیضانِ سنّت
مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر اسلامی بھائی سناتا رہے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنَّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ (3)

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یا رَبّ تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے (4)

---

1 ...شعبان المعظم کے بیانات، صفحہ:617۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:475۔
3 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

ذِکْرُ اللہ کرنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مُفَرِّد سبقت لے گئے؟ عرض کی گئی: مُفَرِّد کون ہیں؟ فرمایا: ذِکْرُ اللہ میں بے خُود رہنے (یعنی ذوق،شوق سے ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہنے) والے۔(1)

اے عاشقانِ رسول! ذِکْرُ اللہ کی کَثْرت کرنا **سُنَّتِ مصطفےٰ** ہے۔ اُمُّ المُؤمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہتے تھے۔(2) سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ *•• اُٹھتے بیٹھتے *•• چلتے پھرتے *•• کھاتے پیتے *•• سوتے جاگتے *•• وُضو کرتے *•• نئے کپڑے پہنتے *•• سوار ہوتے *•• سواری سے اُترتے *•• سفر میں جاتے *•• سفر سے واپس ہوتے *•• مسجد میں آتے جاتے *•• آندھی، بارش، بجلی کڑکتے وقت غرض ہر وقت ذِکْرُ اللہ جاری رکھتے اور مختلف دُعائیں وِرْدِ زبان رہا کرتی تھیں *•• خوشی اور غمی کے اوقات میں *•• صبح سے شام تک کون سا ایسا موقع تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی دُعا نہ پڑھتے *•• دِن ہی میں نہیں بلکہ رات کے سنّاٹوں میں بھی برابر دُعا اور ذِکْرِ اِلٰہی میں مشغول رہتے *•• یہاں تک کہ بوقتِ وفات بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک پر دُعا جاری تھی۔(3)

---

1 ...شُعَبُ الْاِیمان، باب فِی محبۃ اللہ، فصل فی اِدَامَۃِ الذِّکر، جلد:1، صفحہ:390، حدیث:505۔
2 ...بخاری، کتاب: الاذان، صفحہ:221۔
3 ...سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:598 بتغیر قلیل۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت پر عَمَل کرتے ہوئے خُوب کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کیا کریں۔ مرآۃُ المناجیح جلد:3، صفحہ:304 پر ہے: ذِکْر کی 3 قسمیں ہیں: (1): ذِکْرِ لِسانی (زبان سے ذِکْر) (2): ذِکْرِ جَنانی (یعنی دِل ہی دِل میں اللہ پاک کو یاد کرتے رہنا) (3): ذِکْرِ اَرْکانی (یعنی اپنے اعضا کو نیکیوں میں مَصرُوف رکھنا) اسی طرح اللہ پاک کے ناموں کا ذِکْر کرنا یہ بِلاواسطہ (**Directly**) ذِکْر ہے اور اللہ پاک کے محبوبوں کا محبت سے ذِکْر کرنا یہ بِالواسطہ (**Indirectly**) ذِکْر ہے۔

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دَرُود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

[1]...وسائلِ بخشش، صفحہ:243۔

مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

4 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
2 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو3مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

1...تاریخ اِبنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔